عرب جمہوریہ مصر ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف ۴ نومبر ۲۰۲۲ء

دنیا میں امن وسکون کے ساتھ رہنا

ہمارا دین اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب سلامتی اور امن وسکون سے عبارت ہے، ہمارے نبی، دنیا میں ہمارے سلام کرنے کے الفاظ، جنت اور اس میں فرشتوں کا سلام پیش کرنا؛ سب کے سب سلامتی اور امن وسکون سے عبارت ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ""اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"[بقرۃ:۲۰۸] ارشاد باری تعالی ہے:"لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ""ان کے لیے ان کے رب کے ہاں سلامتی والا گھر ہے"[انعام:۱۲۷] ارشاد باری تعالی ہے:"وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ"اس میں ان کا سلام ہو گا: تم پر سلامتی ہو"[یونس:۱۰] ارشاد باری تعالی ہے:"وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ (۲۳) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ""اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے (۲۴) سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا"[رعد:۲۳]

یہ سلامتی کی اہمیت وعظمت ہی ہے کہ اللہ تعالی نے خود اپنے آپ کو "سلام" کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"هُوَ اللهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ""وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا"[حشر:۲۳] ہمارے نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے، اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، اے بزرگی اور عزتوں والے (رب) تو بڑی برکتوں والا ہے۔

اور ایک سچا مسلمان وہ ہوتا ہے جس کے دل میں دوسروں کے لیے محبت ہو، وہ نرم خو، مشفق ومہربان ہو، جو دوسروں سے پیار کرے اور دوسرے اس سے پیار کریں، جو اپنے لیے، اپنے گھر والوں، اپنے رشتے داروں، اپنے پڑوسیوں، اپنے دوستوں بلکہ تمام لوگوں کے لئے اپنے دل میں نرم جذبہ رکھتا ہو، سخی اور فراخ دل ہو، ان سب کے لیے بھلائی کو پسند کرتا ہو، اس بھلائی میں خود ان کے ساتھ شریک ہوتا ہو، آپسی محبت وشفقت میں حصہ لیتا ہو، اور سماجی بھائی چارگی کی اقدار کے فروغ کے لیے کوشاں رہتا ہو۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: (سچا) مومن وہ ہوتا ہے جو دوسروں سے محبت کرتا ہے اور دوسرے اس سے محبت کرتے ہیں، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو نہ تو دوسروں سے محبت کرتا ہے اور نہ ہی دوسرے اس سے محبت کرتے ہیں، اور سب سے بہتر شخص وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو! ارشاد نبوی ﷺ ہے: تم میں اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے لوگ محفوظ رہیں۔ لہذا ایک سچا مسلمان نہ تو دھوکہ دیتا ہے اور نہ ہی خیانت کرتا ہے، نہ کسی چیز کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے، نہ اجارہ داری کرتا ہے، نہ شر وفساد مچاتا ہے، نہ جھوٹ بولتا ہے، نہ پارسا عورتوں پر بہتان لگاتا ہے، نہ دوسروں پر جھوٹی تہمت لگاتا ہے، نہ ہی کسی بات میں تحریف کرتا ہے، اپنے ملک سے محبت کرتا ہے اور اس کے امن وشانتی کے لیے ہمیشہ تگ ودو کرتا ہے۔

اسی طرح ایک سچا مسلمان اپنے معاشرے اور سماج کی سلامتی چاہتا ہے، اس کے لیے کوشش بھی کرتا ہے، وہ اس بات کو باخوبی سمجھتا ہے کہ ماحول کو پر امن بنانا دینی، انسانی اور وطنی ذمہ داری ہے اور جس چیز میں بھی مخلوقِ خدا کا فائدہ اور ملک کی مصلحت ہو تو وہ دین کے اولین مقاصد میں سے ہے۔ اور جو بھی چیز بندوں کی

زندگی کے لیے یا پھر ملک کے لیے نقصان دہ ہو، اس کو فتنہ وفساد کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں دیا جاسکتا اور اس کی روک تھام کرنا دینی فریضہ ہے۔

ہمارے نبی ﷺ نے ماحول کو پر امن بنانے کی اہمیت کو سمجھنے کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی ہے، چناچہ ارشاد فرمایا کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ایمان کا ایک درجہ ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ایمان کے ستر اور کچھ زیادہ یا پھر ساٹھ اور کچھ زیادہ درجے ہیں، جن میں سب سے اعلی درجہ "لا الہ الا اللہ" کہنا ہے اور سب سے نیچا درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ اسی طرح نبی ﷺ نے ماحول کو اور بالخصوص پانی کو پراگندہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: لعنت کرنے والی دو چیزوں سے بچو! صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دو چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے راستے میں یا پھر سائے میں (جس کے نیچے لوگ بیٹھتے ہوں) اس میں پاخانہ پیشاب کرنا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: تین جگہوں پر پاخانہ پیشاب نہ کرو: جہاں پر پانی جمع ہو، عام راستے پر اور کسی سائے دار چیز کے نیچے۔ اس کی وجہ یہ ہے تاکہ یہ گندا پانی مہلک بیماریوں کے پھیلنے کا سبب نہ بن جائے۔

برادرانِ اسلام!

سلامتی کا مفہوم اتنا وسیع ہے کہ پوری دنیا کو شامل ہے، لہذا ایک سچا مسلمان نہ تو کسی جانور کو ستاتا ہے، نہ کسی سبزے کو جلاتا ہے، نہ کوئی درخت اکھاڑتا ہے اور نہ اس کے پھلوں کو ضائع کرتا ہے۔ وہ بنانے والا ہوتا ہے، بگاڑنے والا نہیں، بھلائی کا دلدادہ ہوتا ہے، شر وفساد سے نفرت کرتا ہے، تعمیر پر یقین رکھتا، تخریب کاری کو نکارتا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ اسی سلامتی کا پیغام دنیا کے سامنے لے کر آئے تھے، وہ دونوں عالم کے لیے رحمت بن کر

آئے تھے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ" "اور ہم نے آپ کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے" [انبیا:۱۰۷] جو ہم سے اس بات کا تقاضہ کر رہا ہے کہ پوری انسانیت کے لیے ہم بھلائی کا پیغام لے کر نکلیں، سماج اور ماحول کی حفاظت و سلامتی کے لیے کام کریں جو سب کے لیے خیر کا باعث ہو، کیوں کہ ماحول کا خیال نہ کرنے اور اس کی حق تلفی کرنے کا منفی اثر صرف ہم تک یا صرف ہمارے شہر تک یا صرف ہمارے ملک تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ اس سے کہیں آگے بڑھ کر پوری روئے زمین اور پوری انسانیت اس منفی اثر کی چپیٹ میں آسکتی ہے۔ اور اس بات کو بھی ہم بتاتے چلیں کہ ماحولیات کی حفاظت کرنا شرعی، وطنی اور انسانی فریضہ ہے۔

کتنا اچھا ہوتا اگر انسان خود اپنے ساتھ، اپنے پریوار کے ساتھ، اپنے خاندان کے ساتھ، اپنے پڑوسیوں کے ساتھ، اپنے ساتھیوں کے ساتھ، اپنے دوستوں کے ساتھ، اپنے سماج کے ساتھ بلکہ پوری دنیا کے ساتھ امن وسکون کے سائے میں زندگی گزارے۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!